مقدمہ

از فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ،وبعد

اللہ تعالیٰ کے ہم ناتواں بندوں پر بے پناہ احسانات ہیں، جنہیں بفحوائے قولہ تعالیٰ: ﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (النحل:28) احاطۂ شمار میں لانا ہرگز ممکن نہیں، تمام سمندروں کی روشنائیاں اور درختوں کے قلم لکھتے لکھتے ختم ہوجائیں گے، لیکن اللہ رب العزت کی نعمِ عظیمہ اور آلائے متتالیہ کا شمار مکمل نہیں ہوسکے گا۔

ان احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اس نے خود ہی ہماری شریعت بنائی اور ہمیں عطا فرمائی، شریعت سازی کا معاملہ ہماری ناقص عقلوں پر نہیں چھوڑا بلکہ خود بنا کر قرآن وحدیث کی صورت میں اپنے نبیٔ برحق، اکرم الخلائق، سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے مکمل طور پر ہم تک پہنچادی۔

دوسرا احسان یہ فرمایا کہ اس شریعتِ مطہرہ کو انتہائی آسان اور سہل رکھا، ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج:78) اور ''الدین یسر'' سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ مزید برآں اس آسان دین پر چلنے کی آسانی بھی بتوفیقہ مرحمت فرمادی، کمافی قولہ تعالیٰ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ (اللیل:7) ﴿وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ﴾ (الاعلیٰ:8)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منجانب اللہ یہ توفیق بھی مہیا ہوئی کہ آپ اس دنیائے فانی سے تشریف لے جانے سے قبل دین کو مکمل طور پر نکھار اور روشن فرما چکے تھے: ''ترکتکم علی البیضاء، لیلها ونهارها سواء'' رات اور دن کے فرق کی مانند، حق وباطل کے مابین ایک حدِ فاصل قائم فرما چکے تھے، اس دین میں کوئی خفاء یا غموض وابہام نہیں ہے، ہر چیز انتہائی نکھری ہوئی موجود ہے۔

فللہ الحمد والمنّة.

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com

اللہ رب العزت کا ایک احسان عظیم یہ بھی ہے کہ اس نے اس دین کی قیامت تک کے لیے حفاظت کا وعدہ فرمالیا، بلکہ یہ حفاظت اپنے ذمہ لے لی:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:9)

ہمیں یقینِ کامل ہے کہ ہمارا دین قیامت تک محفوظ ومتمیز رہے گا، ایسا نکھرا ہوا کہ ملحدین ومبطلین کی سازشوں اور دسیسہ کاریوں سے بالکل پاک اور صاف اور ان کے وارد کردہ مغالطات وشبہات سے قطعی محفوظ وسالم۔

حفاظتِ دین کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار راستے ہیں، مختلف طاقتوں کی صورت میں ان گنت لشکر ہیں، جن کا علم اسی کے پاس ہے: ﴿وَ مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ (المدثر:31)

اللہ تعالیٰ کے ان لشکریوں اور سپاہیوں میں ایک انتہائی اہم اور قابل ذکر جتھا علمائے ربّانیین کا ہے، جنہیں راسخون فی العلم اور وارثانِ علومِ نبوت ہونے کا شرف حاصل ہے، جو اپنی اعمار اور نفائس وانفاس کو رسول کریم ﷺ کی وراثت (قرآن وحدیث) کو سمیٹنے میں صرف کرتے ہیں اور اس عظیم مقصد کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں، انہیں دنیاوی مال ومنال اور مناصب ومفاوض کی نہ تو کوئی تمنا ہوتی ہے اور نہ وہ کسی قسم کی بے فائدہ سعی اور مسابقت ہی میں اپنی جانیں کھپاتے ہیں۔

ان کی زندگی کے مقاصدِ جلیلہ اور اہدافِ نبیلہ میں سرفہرست رسول کریم ﷺ کے اس عظیم ورثے کی تطہیر وتنزیہ شامل ہے۔ دینِ حق میں کسی بدعت یا الحاد کے ادنیٰ سے عنصر کا تدخل بھی ان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

حکمتِ الٰہیہ اس امر کی متقاضی ہے کہ علماء ربانیین وراسخین کی یہ جماعت ہر دور اور ہر مقام پر موجود رہی جو اہل باطل اور اہل الحاد کی بروقت گردن دبوچ سکے اور شریعت مطہرہ کو ان کے دسائس سے پاک صاف رکھ سکے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ خواب دکھایا گیا کہ وہ ایک پنکھے سے امام الانبیاء والأصفیاء ﷺ کو ہوا بھی پہنچا رہے ہیں اور موذی جانوروں کو بھی ہٹا رہے ہیں، جس کی تعبیر واضح تھی کہ آپ نبی ﷺ کے اس بابرکت دین کو ان موذی کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ بنانے کی سعی فرماتے رہیں گے، جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انتہائی کامیاب رہے گی، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کی جملہ کتب اسی حقیقت کی آئینہ دار ہیں، اور صحیح بخاری کا تو ایک ایک ترجمۃ الباب (عنوان) کسی نہ کسی گمراہ فرقے پر ضرب کاری لگا رہا ہے۔ قدّس اللہ روحه ورفع درجته فی أعلیٰ علّیین.

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com

امام بخاری رحمہ اللہ کے دور سے قبل بھی اور بعد بھی علمائے حق کی جماعتیں اسی فریضہ کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف رہیں، اس عظیم خدمت کی ادائیگی جماعت اہل حدیث کا ایک نمایاں وصف ہے، ایک ایسا کارنامہ جو اہل الحدیث کا تمیز بھی ہے اور مایۂ صد افتخار بھی۔

ایک یہودی منافق عبداللہ بن سبا کے دیے ہوئے غلیظ اور خبیث انڈوں سے بہت سے چوزے برآمد ہو چکے تھے۔ کوئی جہمیہ کے روپ میں تو کوئی مشبّہ کی شکل میں تھا، کسی کا تعلق معتزلہ سے تھا تو کسی کا متکلّمین سے، کوئی قدریہ کے نام سے تو کوئی جبریہ کے نام سے میدان میں اتر چکا تھا، خوارج وروافض بھی دین حق پر اپنے مسموم تیر برسانے میں مصروف عمل ہو چکے تھے۔

ان تمام فرق واحزاب کے طوفانِ بدتمیزی کے آگے بند باندھنے والے محدثین ہی تھے، یعنی اہل الحدیث کی وہ جماعت جن کے تا قیامِ قیامت موجود رہنے کی رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی، تاکہ دفاعِ دین کا سلسلہ قیامت تک قائم رہے، یہ عجالہ تفصیل کا متحمل نہیں ہے، ورنہ اہل الحدیث کی زریں تاریخ سینکڑوں مثالیں پیش کرسکتی ہے جو باطل کی سرکوبی اور دین کے دفاع پر منتج دکھائی دیں گی۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء.

ماضیٔ قریب میں بہت سے أعیان واکابر موجود رہے جن میں محدثین کا یہ منہج بدرجہ اتم موجود رہا، اُدھر باطل نے کوئی خامہ فرسائی کی، اِدھر ان کا قلمِ سیال، ناطق حق بن کر حرکت میں آ گیا، اور ان کے شبہات کے بیتِ عنکبوت کو تار تار کر دیا۔

فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ، اور محدث دیارِ سندھ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کے نام قابلِ ذکر ہیں، مزید برآں مجاہدِ ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی تحریری وتقریری محنتیں اور کاوشیں کون فراموش کرسکتا ہے، ان کی بیشتر مؤلفات طوائف منحرفہ کی تردید وتفنید پر مشتمل ہیں۔

میری رائے میں تحریری اعتبار سے دورِ حاضر میں دینِ حق کے دفاع اور اہل باطل کی سرکوبی کی علمبرداری کا اعزاز جس شخصیت کو حاصل ہے وہ ہمارے حافظ صلاح الدین یوسف ہیں، حفظہ اللہ تعالیٰ وصانہ من کل شر ومکروہ ومتعنا بطول حیاتہ ووفقہ لمزید مافیہ حبہ ورضاہ.

حافظ صاحب حفظہ اللہ کی کثیر تعداد میں مطبوع مؤلفات اور مختلف مجلّات میں شائع شدہ مقالات اس پر شاہد

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com

عدل ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو منہجِ سلف کے مطابق فہمِ حق کی نعمت سے مالا مال فرمایا ہے، نیز اظہارِ حق اور باطل کے شبہات وتخرصات کے قوی دلائل کے ساتھ ازالے کا ملکہ بھی خوب عطا فرمایا ہے، آپ کے قلم سے نکلی ہوئی ہر تحریر اور ہر جملہ بطورِ گواہ موجود ہے۔

زیرِ نظر کتاب ماضی قریب اور عہد حاضر کے کچھ متجددین اور متعالمین (اصلاحی، فراہی اور غامدی) کے گمراہ افکار کی تردید وتفنید کی شاہکار ہے۔ ان کے ان نجس افکار کا محور انکارِ حدیث ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان تینوں شخصیتوں اور پرویز نیز چکڑالوی وغیرہ کا ایک ہی مورد ومشرب ہے۔ هذه الأقدام بعضها من بعض.

انکارِ حدیث کی تاریخ بہت ہی پرانی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کے دور میں منکرین حدیث موجود تھے ان میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا رنگ روپ ہے۔ کچھ تو برملا حدیث کے منکر ہیں، جن کے خطرات بہت کم ہیں، لیکن کچھ بظاہر حدیث کو ماننے کے مدعی ہیں، مگر موقع بموقع اپنی غلاظت سے بھرپور خواہشات کی ترجمانی کرتے ہوئے احادیث کا انکار کرتے جاتے ہیں جن کی ایک طویل فہرست مرتب ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اجرِ کثیر اور ثوابِ جزیل عطا فرمائے، محترم حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کو جنہوں نے ان کے شبہات کو بے نقاب فرمایا اور انتہائی قوی اور ٹھوس دلائل سے ان پر ایسی ضرب کاری لگائی، جس کا جواب نہ ان کے پاس موجود تھا، نہ ہے، اور نہ آئندہ ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے اور دعائیں بھی، کہ اللہ رب العزت حافظ صاحب کی ان جہود ومساعی کو ان کے میزانِ حسنات کا انتہائی وزنی اثاثہ بنائے گا، جو حافظ صاحب کے رفعتِ درجات کا سبب بنے گا۔

ہم قارئین کو مکمل کتاب کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں، تاکہ کسی لمحہ کوئی صاحب الحاد ان کی ناواقفیت کا فائدہ اٹھا کر اپنے جال میں گرفتار کرنے کی ہمت نہ کرسکے، ہم ان تمام لوگوں کو بھی حافظ صاحب کی اس کتاب اور دیگر کتب کے بنظرِ انصاف مطالعہ کی دعوت دیں گے جو فتنوں کے اس دور میں علماء ربانیین سے رابطہ منقطع کرکے ٹی وی کی اسکرین سے حصولِ علم کے لیے کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے لوگوں پر ہم واضح کیے دیتے ہیں کہ ٹی وی کی اسکرین باعث ہدایت اور سببِ نجاح وفلاح ہو ہی نہیں سکتی، اس کے لیے علمائے حق کی صحبت اور رفاقت ہی کارآمد ہے، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اور

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com

وہ جوہرِ بے بدل ہے جو تزکیہ وتربیت کا سامان پیدا کرسکتا ہے اور طلبۃ العلم کے سینوں کو علم نافع (قرآن وحدیث) کے نور سے منور کرسکتا ہے، نیز عمل صالح کے اسباب کی ارزانی وفراہمی کا سبب بھی۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نفع کو عام فرمادے اور جملہ معاونین ومساہمین کی بخشش کا ذریعہ بنادے، جس دلدل میں ہم من حیث القوم دھنستے جارہے ہیں، وہ ہماری ہی کج فکریوں اور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے، جن میں سرفہرست فتنۂ انکارِ حدیث ہے۔ اللہ رب العزت سے اپنی اور سب کی ہدایت اور ہدایت پر استقامت کے طلبگار ہیں۔

واللہ تعالیٰ ولی التوفیق، وأصلی وأسلم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وأهل طاعته أجمعین.

کتبہ/عبداللہ ناصر الرحمانی

دسمبر 2017ء

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com